خیبر ایجنسی، ملاکنڈ اور باجوڑ میں حکومتی مظالم کا پسِ منظر اور پیش منظر

ایوان بالا سینیٹ آف پاکستان میں مولانا سمیع الحق کا مفصل خطاب

کچھ عرصہ قبل خیبر ایجنسی اور اس سے قبل ملاکنڈ اور باجوڑ میں نفاذ شریعت کے متوالوں پر حکومتی جبر و استبداد اور ظالمانہ رویے اور بہیمانہ تشدد پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا تھا تنظیم اتحاد علماء کے چیئرمین حضرت مولانا عبدالہادی صاحب مدظلہ نے مولانا سمیع الحق مدظلہ کی دعوت پر پھوربن میں ملی یکجہتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی واپسی پر انہیں راستے میں گرفتار کر لیا گیا پھر اس کے بعد خیبر ایجنسی میں وہی کچھ ہوا جس سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد سینیٹر مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ایوان بالا سینیٹ آف پاکستان میں ۲۸ اگست کو اس موضوع پر اپنی تقریر میں حکمرانوں کو جھنجوڑا اور حکومتی مظالم اور بہیمیت کی پرزور مذمت کی پس منظر اور پیش منظر اور حکمرانوں کے اس ظالمانہ رویے پر انہیں اس کے انجام بد سے آگاہ کیا۔

ملاکنڈ اور خیبر ایجنسی میں حکومت کی منافقانہ پالیسی اور مستقبل کے مذموم عزائم کے پیش نظر اب بھی یہ ایک نوشتہ دیوار ہے جس میں سب اپنا اپنا چہرہ دیکھ سکتے ہیں افادیت عامہ کے پیش نظر نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

مولانا سمیع الحق: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! اس المناک واقعہ پر ہمارے ساتھیوں نے بہت سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب، آفتاب شیخ صاحب اور راجہ ظفرالحق صاحب نے اس کے ہر پہلو کو اچھی طرح سے اجاگر کیا۔ انہوں نے اس کے سیاسی مضمرات اور جغرافیائی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے حقائق پر مبنی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے حکومتی اراکین بھی کافی حد تک اتفاق کر رہے ہوں گے۔

مجھے آج خوشی یہ ہے کہ ہمارے فاضل وزیر داخلہ جناب نصیر اللہ بابر صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔ میں

یہ سمجھتا ہوں کہ " بابر" کا جو لفظ ہے یہ ہمارے لیے ایک مصیبت بنا ہوا ہے کیونکہ ظہیر الدین بابر ہمیشہ دوسروں کو فتح کرنے میں لگا رہتا تھا لیکن وہ غیر مسلموں کو فتح کرنے میں لگا رہتا تھا تاہم اس کا جانشین اور پوتا خاندانی نخوت سے سرشار ہو کر ہر وقت اپنے مفروضات کی فکر میں رہتا ہے اور اپنے ہی مسلمانوں کو فتح کرنے میں لگا رہتا ہے ۔ وہ " بابر" کیسے تھے اور یہ " بابر" کیسے ہیں تو ہمیں آج یہ فرق معلوم ہو جائے ..... ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ آپ نے " بابر" کی کرسی پر بیٹھ کر وہی انداز اختیار کیا ہے جو مغلوں کا ہندوستان میں وطیرہ رہا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ! POINT OF EXPLANATION وہ پشتونوں کا بہت بڑا دشمن تھا اور اس نے ہمارے سروں کا ..... نہیں یہ غلطی پہ غلطیاں کر رہا ہے لیکن اپنے طور پہ بابر شیرانی پشتونوں کا ایک ALLY ہے ۔

> **شریعت کا لفظ جب آتا ہے ، اسلام کا لفظ جب آتا ہے تو پھر یہ حکمران لرز اٹھتے ہیں کیونکہ ان کے سرپرستوں کو تکلیف ہوتی ہے**

مولانا سمیع الحق ! یہ اس نام کا تاثر ہے کہ جو پشتونوں کا بڑا دشمن تھا آج اس کے پوتے نے خود اپنی قوم پر ، اپنے پشتونوں پر لشکر کشی شروع کر دی ہے ۔ اب سمجھ نہیں آتا کہ اس معاملے کو کتنے افسوسناک انداز میں دیکھا جائے اور اس پر اظہار خیال کیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس معاملے میں مجھے براہ راست ادث سمجھا جائے ۔ **اگر وہ سارے نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والے مجرم ہیں تو ان تمام جرائم کا بانی وہاں میں ہوں** اور مولانا عبدالہادی صاحب (جو خیبر ایجنسی میں تنظیم اتحاد علماء کے چیئرمین ہیں) کو میں نے بڑی خصوصی دعوت پر ملی یکجہتی کونسل کی کانفرنس میں بھوربن مری میں بلایا تھا اور اس میں باقاعدہ شمولیت کی دعوت دی تھی ۔ اور پہلی بار وہ پشاور میں (ملی یکجہتی کونسل کے اجلاس) جو دینی جماعتوں کا سب سے بڑا پلیٹ فارم ہے ۔ اس میں وہ شریک ہوا ، اس نے اپنے خیالات اور جذبات ظاہر کیے ۔ اس ملک کے ساتھ محبت ، وابستگی اور اسلام سے والہانہ شیفتگی ظاہر کی ۔ انہوں نے پشتو میں تقریر کی ، میں نے تمام حضرات کو اس کا ترجمہ سنایا تھا ۔ ہم نے کہا تھا کہ جرائم کے قلع قمع کریں اور اس ملک کے اسلامی نظام میں ہم سب مسلمان تمام جماعتیں ایک ہیں ۔ ہم نے ان کو خوش آمدید کہا ، پھر میں نے ان کو دعوت دی تو وہ وہاں ۲ اگست کو بھوربن میں ہمارے اجلاس میں آیا ۔ مجھ سے تین بجے ملا اور مجھ سے رخصت لی کہ ہماری جگہ بڑی دور ہے تو مجھے پہلے اجازت دیں ، ہمارا اجلاس ۵ بجے تک جاری رہا ، وہاں سے وہ تین بجے چلا ، اور راستے میں انہوں نے نوشہرہ کے قریب اس کو گرفتار کر لیا ، یہ منصوبہ پہلے سے تھا لیکن چونکہ وہ علاقے میں ہوتا تھا ، تو وہاں ان کو اس طرح گرفتار کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی تھی ۔ جب وہ باہر نکلا اور ایک نیک مقصد کے لیے آیا تھا تو اس پر اسلحے کی سمگلنگ کا الزام لگایا گیا ۔ یعنی اسلحہ وہ ... سے کر جا رہا تھا ۔ کیونکہ وہاں اسلحہ کی کمی ہے اور اس نے وہ اسلحہ باڑہ میں بھیجنا تھا ؟ اگر وہ پشاور سے

آتے وقت پکڑا جاتا تو واقعی اس کے ساتھ اسلحہ ہوتا اور یہ بھی کہا ہے کہ وہ ٹائروں کی سمگلنگ کر رہا تھا۔ اس کی گاڑی میں نیچے چار ٹائر لگے ہوئے تھے، اس بیچارے کا یہ جرم تھا کہ وہ ٹائر والی گاڑی میں آیا تھا، اس جیپ میں تو سات آدمی تھے، اس میں وہ ٹائر کیسے لا سکتا تھا۔ بہرحال یہاں جیسے ہمارے فاضل ساتھیوں نے کہا یہ تو ہمیشہ سے قبائل کے اپنے روایات ہیں، اپنا جرگہ سسٹم ہے وہ اپنے طور طریقوں پر فیصلے کرتے ہیں اور اپنے معاشرے کی اصلاح کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ ان تمام معاملات کو حکومت نے کبھی حکومت اندر حکومت نہیں سمجھا، انگریز نے بھی نہیں کہا کہ یہ ریاست کے اندر ریاست ہے۔ کیونکہ ان کی روایات کا ایک سسٹم ہے اس کے مطابق وہ جرائم کا قلع قمع کرتے ہیں، اصلاح کرتے ہیں، سزائیں دیتے ہیں، گھروں کو بھی جلایا جاتا ہے، فائر بندی بھی وہ اپنے طریقوں سے کرتے ہیں لیکن ان کو (حکومت کو) بنیادی تکلیف یہ ہوگئی کہ اس نے ان تمام اصلاحات کو اسلام کا نام دے دیا اور شریعت کا لفظ جب آتا ہے، اسلام کا لفظ جب آتا ہے تو پھر یہ حکمران لرز اٹھتے ہیں کیونکہ ان کے سرپرستوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اگر وہ بیچارہ شریعت کا نام نہ لیتا، یا وہ تنظیم اتحاد علماء کا لفظ استعمال نہ کرتا، تو پھر ان کو کوئی تکلیف نہیں تھی۔ بات یہ ہے کہ اس ملک میں امریکہ یا اس کے حواری یہ نہیں چاہتے کہ کسی بھی خطے میں کسی بھی علاقے میں کوئی اصلاحی کام اسلام کے نام پر کیا جائے اور ہمارے (حکمران) حضرات مجبور ہوتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ان کو اسلام سے دشمنی ہے یا اسلام سے نفرت ہے، یہ بھی مسلمان ہیں لیکن یہ شکنجے میں پھنسے ہوئے ہیں اور اگر ایک قوم اپنے لیے پرامن راستہ اختیار کرکے ایک نظام چاہتی ہے، کچھ قوانین چاہتی ہے، کچھ اصلاحات چاہتی ہے، تو ہم ان کو اپنا دشمن سمجھ کر ان پر ٹینکوں سے اور بکتر بند گاڑیوں سے یلغار کرتے ہیں، یہی حکومت کا وطیرہ ہے، پچھلے بھی کئی لوگ اس میں ملوث ہیں لیکن اس حکومت نے تو حد کردی ہے کہ مذہب کے نام پر کہیں کوئی آواز اٹھے ان کو فوراً بلڈوز کرو۔ کیونکہ امریکہ خفا ہوتا ہے۔ اب وہ (خیبر ایجنسی والے) کیا جرم کرتے ہیں، چند بید (کوڑے) مارتے ہیں اور کئی تعزیرات ہیں انہوں نے خود مجھے بلایا ہے۔ مجرم و قاتل ہے، جو ہیروئن اور منشیات کو فروخت کرتا ہے جو کسی کے گھر میں کود کر کسی کی عزت لوٹتا ہے۔ ہمارے ہاں کا عدالتی نظام وہاں نہیں ہے۔ وہاں وہ قوانین نہیں ہیں۔ اب ایسے مجرم کو کیسے سزا دی جائے۔ پولیٹیکل ایجنٹ اور انتظامیہ ہمیشہ ان کی سرپرستی کرتی ہے۔ اور بلیک میل کے لیے ان کو بھی اور ان کو بھی دباؤ میں رکھتی ہے۔ اور بیچ میں وہ وائسرائے بنا بیٹھا ہے۔ ہر جرم پر ان کی بھینس دودھ دینے لگ جاتی ہے۔ تو انہوں نے بس میں فیصلے کیے کہ ہم تعزیرات کے طور پر سزائیں دیں گے۔ اور سزائیں لوگوں کے سامنے دیں گے۔ سزاؤں کا اسلام کا ایک نظام ہے۔ کہ اس میں عبرت مقصد ہے۔ اوروں کو تنبیہ ہو۔ اور اپنی اصلاح کریں۔ اور اس کے لیے لازمی ہے کہ کچھ نہ کچھ لوگ جمع ہوں۔ (ع۔ب) راجہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ نے یہ فلسفہ بیان کیا

ہے۔ کہ مجرم کو سزا دی جائے تو ایک بڑا گروہ مسلمانوں کا اس کو دیکھ لے ۔ ہم مجرموں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ مجرموں کو بے نقاب کرنے پر خفا ہوتے ہیں ۔ یورپ کا یہ فلسفہ ہے ۔ اور اسلام کا فلسفہ ہے کہ لوگوں کے سامنے انکو سزا دی جائے

اس حکومت نے تو حد کردی ہے کہ مذہب کے نام پر کہیں کوئی آواز اٹھے انکو فوراً بلڈوز کردے کیونکہ امریکہ خفا ہوتا ہے

مجھے انہوں نے ایک دفعہ بلایا۔ باڑہ میں نو دس ہزار افراد جمع تھے۔ ایک انتہائی غلیظ قسم کا مجرم تھا جرائم ایسے تھے کہ وہ تو سنگسار کرنے کے قابل تھا۔ لیکن ان بیچاروں نے اس کو چند کوڑے لگائے۔ کوڑے بھی ایسے تھے ۔ یہ لفظ ایسا بنا دیا گیا کہ دنیا کو اس سے دہشت ہو) ایک بید سا تھا جیسے ہیڈ ماسٹر کے پاس ہوتا ہے ۔ اس کو لٹا کر بڑے آرام کے ساتھ اس کو چند بید مارے ۔ پیار تو آپ کا مجرموں کے ساتھ ہوتا ہے ۔ بڑے پیار سے مارے ۔ وہ کسی کے گھر میں گھسا تھا کسی کی عزت لوٹی تھی۔ اور ہیروئن بیچتا تھا ۔ ہیروئن والا مسلمانوں کا انسانیت کا قاتل ہوتا ہے ۔ میں نے کہا کہ یہ تو کچھ سزا نہیں ہے۔ ویسے ہی ڈھونگ رچایا ہوا ہے ہے ۔ اس کے تو پرخچے اڑانے چاہئیں تھے اس نے تو سارا معاشرہ تباہ کیا ہے ۔ انہوں نے کہا ہم صرف عبرت دلاتے ہیں "تکلیف نہیں دینا چاہتے ، ہم مسلمانوں کو اپنے قبائل کو اور اتنی سی سزا سے تمام انگریزی اخباروں میں تصویریں چھپی ہوئی تھیں یہ الیکشن کے دنوں کی بات ہے ۔ یورپ تک یہ بات پہنچی کہ دیکھو مسلمان کتنے ظالم ہیں ۔ دہشت گرد ہیں ۔ اور ابھی اس دن پچھلے دنوں اس پرانی تصویر کو ہندوستان سے ساڑھے نو بجے زی ٹی وی سے جو خبریں آتی ہیں ۔ اس میں اب وہ بار بار اس تصویر کو دکھا رہے ہیں ۔ اور سی این این اور بی بی سی بھی اسی تصویر کو دکھا رہے ہیں ۔ ان کو تکلیف ہو جاتی ہے کہ اسلام کا نظام تعزیرات یا قوانین کہیں نافذ نہ ہو۔ ابھی یہ اس انتظار میں تھے کہ اس کو کس طرح کرش کیا جائے ۔ وہ تو بڑے حساس اور غیور لوگ ہیں ۔ شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنا آسان نہیں ہوتا ہے ، لیکن یہ مجبور تھے مالاکنڈ میں انہوں نے ایسا ہی کیا ۔ مالاکنڈ میں لوگوں کا کیا جرم تھا ؟ بیچارے نکلے ہیں سڑکوں پر پرامن اور بیٹھے ہوئے ہیں سردی گرمی میں کہ ہمیں اپنی شریعت پر عمل کرنے دو۔ کیونکہ ہمارے نظام میں خلا آیا ہے ۔ فاٹا قوانین ختم ہو گئے ہیں ۔ ہمیں انگریزی استعماری قوانین کے سپرد مت کرو۔ انہوں نے کیا کچھ کیا مالاکنڈ میں ۔ اب تک وہ ہو رہا ہے ۔ اور انتہائی اذیت میں ہیں وہ لوگ ۔ اب وہ کہتے ہیں کہ یا تو ہمیں شریعت دو یا ہمیں شہید کرو۔

امریکہ یا اس کے حواری یہ نہیں چاہتے کہ کسی بھی خطے میں کسی بھی علاقے میں کوئی اصلاحی کام اسلام کے نام پر کیا جائے ۔

جب انسان اپنی جانوں کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں وہ جنگ مالاکنڈ میں اقتدار کی جنگ نہیں۔ ان کا یہ تصور نہیں ہے کہ محترمہ بے نظیر کو ہٹا دو اور نواز شریف کو بٹھا دو یا نواز شریف کو ہٹا کے بے نظیر کو بٹھا دیا جائے ۔ بابر صاحب مجھے بتائیں کہ ان کے کوئی سیاسی عزائم ہیں ؟ کوئی سیاسی محرکات ان کی پشت پر ہیں

ہیں۔ اس لیے وہ ہمیں کہتے ہیں کہ سیاسی پارٹیو! ہمیں معاف کرو۔ ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دو ہم اپنے دین کی بات کرتے ہیں۔ کبھی ان کے قلابے ہندوستان کے ساتھ اور کبھی افغانستان کے ساتھ ملائے جارہے ہیں۔ اور کبھی دہشت گردوں سے۔ حالانکہ صاف بات ہے کہ آپ کے ہاں اگر کوئی دستور معطل ہوگیا آپ اس کا کوئی متبادل نظام تو دیکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم پر کوئی دستور لاگو نہیں ہوتا ہے، ہمارے قوانین ختم ہوگئے ہیں تو ہمیں صرف اپنی شریعت پر عمل کرنے دو۔ اور اس کے لیے صحیح عالم اور شریعت سے باخبر علماء ہوں ان کو بٹھا دو بس۔ ان سے حکومت وہ نہیں چھینتے۔ وہ لاالکنڈ کا نظام تبدیل نہیں کرنا چاہتے۔ اسی طرح باجوڑ میں ہوا۔ باجوڑ کے لوگ بھی اٹھے کہ ہمیں شریعت پر عمل کرنے دو۔ ہم ایک نظام پسند کرتے ہیں وہی ہم پر نافذ کردو۔ وہی ہمیں امن دے سکتا ہے اور بددیانتی سے بچا سکتا ہے۔ مگر حکومت نے باجوڑ میں وہ وحشت ناک اقدامات کیے ہیں کہ پورے باجوڑ کے بازاروں کو ملیا میٹ کردیا ہے۔ اب یہاں جب بات چلی شرعی قوانین کی تو انہوں نے وہ اقدام کیا جو پہلے جرأت نہیں کرسکتے تھے اس لیے کہ اس میں پھر اور طاقتیں ان کی پشت پناہی نہیں کرتی تھیں، اب اور طاقتیں ان کی پشت پناہی کررہی ہیں اور ان کو شاباش دے رہی ہیں کہ ان کو CR-SH ما۔ کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سلسلہ انتہائی خطرناک ہے اس سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آج قبائل کی سب ایجنسیوں میں یہ منظم تحریک ہے یہ صرف ایک تحصیل کا مسئلہ نہیں ہے۔ وہ خاموش ہیں وہ اپنی قوتیں جمع کررہے ہیں۔ وہ آسانی سے اپنے دین سے اور حاکمیت خداوندی سے آزاد نہیں ہوں گے۔ آج قبائلی ایجنسیوں میں مستقل تحریک نفاذ شریعت منظم ہے ان کا صدر مولانا دیندار ہے اور تمام ان کے ساتھ ہیں۔ یہ چیز تحصیل سے پھیل کر سارے قبائل میں جائے گی اور ہم ان اقدامات کو روکیں گے۔ اس لیے کہ۔

"ملی یکجہتی کونسل کا ایمان ہے کہ ہمارے آپس میں ہزاروں اختلافات ہوں لیکن اللہ کے نظام اور دین کے لیے ہم ایک رہیں گے اس لیے آپ نہیں کہہ سکتے کہ شریعت اس لیے نافذ نہیں ہوتی کہ فرقہ واریت، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی موجود ہیں۔ اس وقت الحمدللہ شیعہ سنی، بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، مقلد، غیر مقلد سب متفق ہیں کہ اس ملک کو استعماری نظام سے، ظلم وستم سے، جبر وتشدد سے نجات دلانی ہوگی۔"

ہم اپیل کریں گے کہ قبل اس کے کہ یہ آگ بارڈرے سے پھیل کر کراچی تک پہنچ جائے، بابر صاحب سنجیدگی سے ان کے جذبات کا، ان کے احساسات کا لحاظ رکھیں وہاں فوجی چھاؤنی تو نہیں تھی کہ ایک دفتر کی وجہ سے آپ نے سینکڑوں دکانیں مٹا دیں۔ وہ بیچارے ایک چھوٹے سے چبوترے میں بیٹھتے تھے۔

کچی سیڑھیاں تھیں میں اس میں کئی مرتبہ گیا ہوں پانچ آدمی اس میں نہیں بیٹھ سکتے۔ وہ کھانا بھی وہیں کھاتے تھے اور وضو بھی وہیں اس چبوترے میں کرتے تھے۔ نیچے انہوں نے دو کمرے رکھے ہوئے تھے کہ مجرم کو ان میں حراست میں رکھا جائے۔ لیکن انہوں نے تو اس سسٹم کو ملیا میٹ کر دیا شریعت کو پاکستان میں نہیں آنے دے رہے کیونکہ امریکہ خفا ہو رہا ہے۔

لیکن آپ دیکھیں گے کہ جب لاوا پھٹے گا تو اس میں نہ امریکہ رہے گا نہ امریکہ کے ایجنٹ رہیں گے۔

امریکہ کہتا ہے کہ مالاکنڈ ہو یا لاڑکانہ ہو یا کوئی ایک چھوٹا قصبہ کیوں نہ ہو وہاں شریعت کا نظام نافذ نہ ہو کیونکہ اس کو وہ نیو ورلڈ آرڈر کے لیے موت سمجھتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ خدارا اپنے آئین کو دیکھیں۔ آئین کی قرارداد مقاصد میں ہے کہ حاکمیت یہاں اللہ تعالےٰ کی ہوگی۔ جب بھی کوئی شریعت کا نام لیتا ہے آپ اس پر الزامات کا ایک طومار لگا دیتے ہیں۔ ٹی وی پر پروپیگنڈہ ہو رہا ہے کہ وہ راشی ہیں، مجرم ہیں، قاتل ہیں، سمگلر ہیں اب اپنے ہاتھوں اگر آپ نے علماء کو اس حد تک ذلیل کرنے کا سلسلہ نہ چھوڑا ..... چند دن تو آپ خوش ہو جائیں گے کہ ہم نے مالاکنڈ میں کرش کر دیا، باڑہ میں ہم نے دبا دیا، باجوڑ میں ہم نے ملیامیٹ کر دیا۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ جب لاوا پھٹے گا تو اس میں نہ امریکہ رہے گا نہ امریکہ کے ایجنٹ رہیں گے۔

محمد الیاس بلور! جہاں تک مجھے اس دن ایک آدمی نے سوال کیا کہ جناب ملک میں ایک بات آرہی ہے کہ سب مولانا حضرات مذہبی جماعتیں اکٹھی ہو رہی ہیں تو میں نے کہا کہ الحمدللہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اگر ساری مذہبی جماعتیں اکٹھی ہو جائیں اس میں کوئی بری بات نہیں ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں میں نے جو دیکھا ہے میری اپنی جو سوچ ہے کہ ایک گھر میں چار عورتیں تو رہ سکتی ہیں چار بیویاں بن کر۔ ایک مسجد میں دو ملا نہیں رہ سکتے۔ تو میرا خیال ہے کہ بڑا مشکل کام ہے شکریہ جناب چیئرمین۔

امریکہ کہتا ہے کہ مالاکنڈ ہو یا لاڑکانہ ہو یا کوئی ایک چھوٹا قصبہ کیوں نہ ہو وہاں شریعت کا نظام نافذ نہ ہو کیونکہ اس کو وہ نیو ورلڈ آرڈر کے لیے موت سمجھتا ہے۔

مولانا سمیع الحق! میں نے کہا کہ الیاس بلور صاحب کی تقریر بڑی اچھی تھی مگر خاتمہ بڑا خراب کر دیا انہوں نے۔

جناب چیئرمین! آپ تو مولوی نہیں ہیں ناں۔

مولانا سمیع الحق! میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ افضل خان صاحب کے ساتھ نہیں رہ سکتے، آپ اسفندیار کے ساتھ نہیں رہ سکتے مسجد میں ایک مولوی کی ضرورت ہوتی ہے دو کی نہیں۔

جناب چیئرمین ! اب WIND UP کریں مولانا صاحب ۔

حافظ فضل محمد ! لہٰذا ہماری اب اس بوڑھے وزیر داخلہ سے درخواست ہے کہ خدا کے لیے اپنے اس آخری دور کو اس طرح برباد نہ کرو ۔ توبہ کر لو ، جاؤ اللہ اللہ کرو ، مسجد میں بیٹھ جاؤ ۔ ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس کو ایک سیاسی ادارے میں سیاسی تربیت دی جائے اس بے چارے کو سیاست کے ابجد کا بھی پتہ نہیں ہے یہ تو وہاں سے آکر ہمارے سر پر مسلط ہو گئے ۔ ابھی ان کو پتہ بھی نہیں کہ سیاست کیا ہے سیاست ایک انتہائی نازک پودا ہے ، یہ انتہائی باریک دھاگہ ہے یہ بوٹوں سے اسے روند دیں گے یہ سب کے سب سیاسی معاملات کو تباہ کر دیں گے اب بھی میرا ان کو یہ مشورہ ہے کہ ان کو لے جائیں کسی سیاسی ادارے میں ان کو سیاسی تربیت دی جائے پھر ان کو ایک اہم پوسٹ پر لایا جائے ۔

مولانا سمیع الحق ! بابر صاحب کو ریٹائر کرنے کے بعد میری درخواست یہ ہوگی کہ ان کو دارالعلوم میں ہمارے پاس بھیجا جائے کیونکہ وہ ہمارے ممبر ہیں وہاں دہشت گردی کی پوری تربیت بھی ان کو دے دی جائے گی اور یہ بڑے سکون سے دو وقت کا کھانا کھا سکیں گے ہم دو روٹیاں اور دال ان کو ۔۔۔۔۔

سلسلۂ مطبوعات مؤتمر المصنفین (۳۸)

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

ترتیب

مولانا عبد القیوم حقانی

رفیق "مؤتمر المصنفین" و استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جناب مدیر "الحق" مولانا سمیع الحق کے سوال نامہ کے جواب میں مشائخ ، مشاہیر علماء ، ممتاز سکالرز ، دانشوروں اور قومی و ملی زعماء کے علمی و مطالعاتی تاثرات اور مشاہدات پر مبنی

وقیع مضامین کا مجموعہ

ادارۃ العلم والتحقیق ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ سرحد

اشراق